مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۹ء

قسط (۲۲)

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب' اہل محلہ و گردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ' تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوق مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں.................. (مرتب)

تحریک شیخ الہندؒ کے جانباز مجاہد کا زرین مقولہ جو شیخ الہند اور حضرت مدنی کے عقیدت مندوں کیلئے وظیفہ حیات:

۱۹۱۷ء میں رولٹ کمیٹی نے ایک تحریک کو ''ریشمی رومال تحریک'' کہا تھا۔ یہ وہی تحریک ہے جس کے بانی شیخ مولانا محمود الحسن دیوبندی تھے۔ اس تحریک کے نتیجے میں خود شیخ الہند موصوف' شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی' مولانا وحید احمد صاحب مدنی' مولانا حکیم نصرت حسین قدس اللہ اسرارہم اور مولانا عزیر گل صاحب مدہ العالی مالٹا میں چار سال تک اسیر رکھے گئے تھے۔ مفکر ملت مولانا عبیداللہ سندھی اور مجاہد جلیل مولانا محمد میاں منصور انصاریؒ جلاوطن ہوئے۔ جشن آزادی کے اس موقع پر انہی مولانا منصور انصاری کا مقولہ پیش کیا جارہا ہے جو مولانا

* استاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

موصوف کے خلف رشید مولانا حامد الانصاری غازی مدیر"جمہوریت بمبئی" کے ذریعے پہنچا ہے۔ مولانا حامد الانصاری غازی تحریر فرماتے ہیں آپ کے محبوب مجاہد جلیل حضرت مولانا محمد میاں منصور انصاری صاحب نے ایک بار فرمایا کہ ولی اللہی نصب العین' قاسمی مسلک اور شیخ الہند کے شاہراہ عمل کو ماننے والوں کیلئے آرام کہاں؟ ہمیں انسان بنایا گیا ہے قبرستان نہیں بنایا گیا۔ جو لوگ خود آرام کرنا چاہتے ہیں وہ دوسروں کو آرام نہیں پہنچا سکتے۔ اور جو لوگ دوسروں کے آرام کو زندگی کا نصب العین سمجھتے ہیں خود آرام نہیں کرسکتے۔ کیونکہ ان کی مثال موجوں کی مانند ہے۔ موج حرکت میں ہے تو موج ہے حرکت نہ رہے تو سوج کہاں؟ اتنا فرما کر جھوم جھوم کر رجز کیساتھ پڑھتے تھے

موجیم کہ آسودگیٔ ما عدم ما است ـ ما زندہ ازانیم کہ آرام نہ داریم

("الجمعیۃ آزادی نمبر ۱۵؍اگست ۵۸ء)

O

امریکی صدر کا عرب سائنسدانوں کو خراج تحسین:

صدر امریکہ آئزن ہاور نے جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ عرب ممالک کی آزادی کا اسلئے بھی احترام کرتا ہے کہ دنیائے سائنس پر عربوں کے بہت احسانات ہیں۔ گزشتہ دور میں ہم نے عربوں سے جو کچھ لیا اسے ہم کبھی فراموش نہیں کرسکتے۔ ہم اس بات کو نہیں بھولے کہ مغربی ارتھ میٹک اور الجبرا عربوں ہی کی دین ہے۔ جس سے مغربی ممالک میں سائنس اور علمی اکتشافات کی بنیاد پڑی۔ یہ میڈیکل سائنس اور اسٹرانومی (فلکیات) عربوں ہی کی وساطت سے ہمیں ملی ہے۔ دوسری بات یہ کہ سرزمین عرب دنیا کے تین بڑے مذاہب کا گہوارہ ہے اس لئے اس کی اہمیت مسلمہ ہے۔ اور اس کی آزادی ہم سب کو محبوب ہے۔ ("الجمعیۃ شذرات۔ ۱۶؍اگست ۵۸)

O

سید احمد شہید کی تحریک نقش حیات پر معاندین کی ہنگامہ آرائی اور حضرت شیخ مدنیؒ کی توضیح:

حضرت شیخؒ کی خودنوشت "نقش حیات" سے پچھلے دنوں بہت سے حلقوں میں یہ خیال پیدا ہوگیا تھا کہ موصوف کی نظر میں بھی حضرت سید احمد شہیدؒ کی جدوجہد صرف ملک کی آزادی کے لئے اور اس کے بعد سیکولر اسٹیٹ کے قیام کے لئے تھی۔ مودودی صاحب نام نہاد جماعت اسلامی کے لیڈر نے اس خیال کو خوب بڑھ چڑھ کر پھیلایا۔ ان کے معتقدین نے اپنی افتاد و روایات کے مطابق حضرت شیخؒ کی ذات والا تبار کو خوب اچھالنے اور اکابرین وقت کے اس امام و پیشوا کے دامن عفت و عصمت پر گندگی پھینکنے کا بدترین شغل اختیار کرکے دارین کے ضیاع و خسران کا خوب سامان فراہم کیا۔ مودودی صاحب نے تعصب میں پوری غوغا آرائی کی مگر حقائق طشت ازبام ہوگئے۔

اس طرح یہ سب "فقد آذنته بالحرب" کے وعید مہلک کے پورے نشانہ بنے۔ وما ذالك على الله بعزيز۔

دیوبند کے خاص سکول اور شیخ مدنی کے بارہ میں مودودی صاحب کے آراء:

اب مودودی صاحب کے ارشادات پڑھیئے:

حقیقت یہ ہے کہ مولانا حسین احمد صاحب اوران کی زیر قیادت دیوبند کے ایک خاص سکول کی سیاست کو میں برسوں سے دیکھتا چلا آرہا ہوں' میں نے اس کو ہمیشہ پوری ایمانداری کے ساتھ سمجھا اور کہا ہے۔ اس سیاست کی تائید میں اسلام اور اسلامی تاریخ کی جو عجیب تعبیریں یہ سکول کرتا آرہا ہے وہ میرے نزدیک نہایت غلط اور دین و اہل دین کے لئے سخت مضر ہیں۔ اور میری قطعی رائے خوب سوچی سمجھی رائے بالکل بے لاگ رائے یہ ہے کہ انگریزی دور کی آمد پر سرسید سکول جس مقام پر کھڑا ہوا تھا بدقسمتی سے ہندو دور کی آمد پر اس مقام پر دیوبند کا حسین احمد سکول آکھڑا ہوا۔ بلکہ مزید افسوس ہے کہ اس سے بھی کچھ آگے بڑھ کر کھڑا ہوگیا۔ اس رائے کی بنیاد محض ''نقش حیات'' کی چند عبارات نہیں ہیں بلکہ اس سکول کا وہ پورا کارنامہ ہے جو پچھلے پندرہ بیس سال کی مدت میں اس سے ظہور میں آیا۔ (ترجمان القرآن۔ج ۵۰۔عدد۳۔ص۳۱۰)

''اگر مولانا (حضرت شیخؒ) کے سوا کسی اور شخص کے گمراہ کن خیالات سے پریشان ہوکر الخ''

''دنیا میں اور جو بھی دینی تصورات اور اصولوں کے خلاف کوئی کام کرے اس کی تو خبر لے ڈالوں مگر ہمارے حضرتوں میں سے کوئی یہ کام کرے تو اس پر دم نہ ماروں الخ۔''

''مگر دنیا بھر سے یہ مطالبہ آپ نہیں کرسکتے ہیں کہ وہ بھی آپ کے بزرگوں کے سامنے شاگردانہ اور مریدانہ عجز و نیازمندی اختیار کرے الخ''

''تو یہ چیز (انتقال ہونے والے حضرات کے خیالات پر بحث نہ کرنا) مولانا حسین احمد مدنی کیلئے ہی خاص کیوں ہو؟ پھر تو کسی وفات یافتہ شخص کے کارنامے پر بھی بحث کرنا درست نہ ہوگا اور ہمیں تمام ہی پچھلے لوگوں کے غلط خیالات کو پھیلانے کی کھلی چھٹی دینی پڑے گی الخ''

''درحقیقت حضرت شیخ کی عبارات کو پورے طور پر ملحوظ رکھنے سے صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ نظریہ اس خبیث رائے کی بنیاد پر قائم کیا گیا' جس کی بنیاد صاحب رائے مودودی کی زبان میں وہ کارنامہ ہے جو پندرہ بیس برس سے ظہور میں آیا ہے۔ نیز یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضرت شیخؒ سے اس قسم کی توقع اور تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔ پھر بھی بحمداللہ عزوجل موصوف (حضرت مدنی) کی ایک تحریر نے نقش حیات کی اُن عبارتوں کی بھی وضاحت کردی جن سے یہ خیال پیدا ہوا تھا۔ الفرقان ماہ شعبان ورمضان ۷۷ء سے یہ تحریر جو محمد فاروق صاحب مدرسہ دینیات کوہنڈہ ضلع اعظم گڑھ کے جواب میں ہے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

مکتوب حضرت مولانا مدنیؒ: محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مزاج شریف۔

والا نامہ مورخہ ۱۸ ارشوال بمطابق ۱۹ امئی باعث سرفرازی ہوا تھا جس میں تین اعتراضات نقش حیات ج ثانی پر تھے میں بوجہ بیماری اور عدیم الفرصتی عریضہ لکھنے سے معذور رہا اور آج کی تاریخ آ گئی۔ امیدوار معافی ہوں۔

(پہلا اعتراض) موجودہ سیکولر اسٹیٹ کو حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز کی تعریف پر دارالاسلام قرار دینا ہے۔ محترما میں نے کسی جگہ کتاب مذکور میں اس سیکولر اسٹیٹ کو دارالاسلام نہیں لکھا ہے نہ جمہور کے قول پر اور نہ حضرت شاہ صاحب کے قول پر، پھر میں نہیں سمجھتا کہ آپ کا یہ اعتراض کس طرح وارد ہوتا ہے۔ موجودہ حکومت کے (جن) شرمناک کارناموں کا آپ ذکر فرما رہے ہیں مجھ کو ان کا انکار نہیں پھر میں کس طرح اس کو دارالاسلام قرار دے سکتا ہوں؟ اور کس جگہ موجودہ سیکولر اسٹیٹ کی تائید کرنے کے الفاظ سے آپ نے اس کو سمجھا ہے تو وہ از قبیل اھون البلیتین ہے نہ بحیثیت دارالاسلام ہے" (یہاں شاہ صاحب کے فتویٰ کی کچھ تفصیل تھی اسے حذف کردیا گیا ہے۔۔الفرقان) دوسرے اور تیسرے اعتراض میں آپ کا یہ اعتراض کہ حضرت سید صاحب کو سیکولر اسٹیٹ بنانے کا ارادہ کرنے والا اور صرف انگریزوں کو نکالنے والا میں قرار دیتا ہوں بالکل خلاف واقعہ اور تصریحات سے روگردانی ہے بہر حال یہ نتیجہ نکالنا صحیح نہیں ہے اور اگر بالفرض کوئی عبارت ایسی ہے جس کی دلالت مطابقی یہی ہے دوسری توجیہ اس میں نہیں ہوسکتی تو وہ غلط ہے، میں اس سے رجوع کرتا ہوں۔

والسلام ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ

از دارالعلوم دیوبند (الفرقان شعبان، رمضان ۷۷ھ ص ۳،۴)

'الفرقان' کے مدیر محترم اس مکتوب کے پیش لفظ میں رقم طراز ہیں "دارالعلوم دیوبند کے دارالحدیث میں ہم نے اپنے کانوں سے حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کو (۴۸ء میں) یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ حضرت سید احمد شہید (بلکہ حضرت شیخ الہندؒ کی بھی) جدوجہد کا مقصد اعلاء کلمۃ اللہ تھا"

جناب مولانا ظفیر الدین مفتاحی رکن دارالافتاء دارالعلوم دیوبند نے جماعت مودودی کے اس اتہام و افتراء کو ذکر کرتے ہوئے الحرم میرٹھ کے حضرت مدنی نمبر ص ۴۷ پر لکھا ہے۔ "خدا شاہد یہ محض غلط فہمی یا افتراء ہے۔ "ترجمان القرآن" یا "زندگی" میں "نقش حیات" کی جتنی عبارتیں نقل کی گئی ہیں، ان میں سے ایک بھی حضرت اقدس کے قلم کی نہیں ہے۔ یہ سب رسالہ "برہان" کے ایک مقالہ نگار کی عبارت ہے جو ایک لمبے اقتباس کے سلسلہ میں "نقش حیات" میں نقل ہوگئی ہے۔ ص ۶ سے لے کر ص ۱۶ تک مسلسل گیارہ صفحات "برہان" سے لئے گئے ہیں" آگے عبارت کا ملخص یہ ہے کہ تحریک استخلاص وطن کی ابتداء۔ حضرت سید احمد سے ثابت کرنے کیلئے یہ اقتباس لیا گیا ہے چنانچہ اس باب کا عنوان ہی یہ ہے "تحریک استخلاص سے وطن کی ابتداء"۔ اغراض کی تمام نقل کردہ عبارتیں "برہان" اگست ۴۸ء میں موجود ہیں۔ یہ رسالہ برہان دہلی ہے' جو کاتب کی غلطی سے 'البرہان' لکھا گیا ہے۔ نقش حیات کے

مصنفؒ نے دارالاسلام کی بحث کو اپنے موضوع میں چھیڑی ہی نہیں ہے بلکہ ہندوستان کو دارالحرب ثابت کر کے آزادی کی تحریک کو بتایا ہے ''ناظرین نقش حیات اس روشنی میں پڑھیں''۔ (الحرم میرٹھ حضرت مدنی نمبر ص ۴۷)

آزاد ہندوستان کے متعلق حضرتؒ کی رائے:

حضرت شیخ آزاد ہندوستان کے متعلق ایک سائل کو جو بے لاگ رائے تحریر فرماتے ہیں وہ مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۱۲ ج ثانی سے یہاں نقل کی جاتی ہے:

آپ فرماتے ہیں کہ اس وقت ہندوستان دارالحرب ہے یا نہیں؟ اور دارالحرب میں جمعہ جائز ہے یا نہیں؟ تو حضور ہندوستان جب سے اقتدار اسلام ختم ہوا، جب ہی سے دارالحرب ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے اپنے زمانہ ۱۸۰۳ء میں دارالحرب ہونے کا فتویٰ دیتے رہے۔ فتاویٰ عزیزیہ دیکھئے اور ہمارے اکابر اس وقت سے دارالحرب ہونے کا فتویٰ دیتے رہے اور آج بھی وہی حال ہے جمعہ دارالحرب میں یقیناً ہوتا ہے اور فرض ہے۔ جیسا کہ آپ انگریزی زمانہ میں پڑھتے رہے اور شامی شرح درمختار میں خلیفہ وقت سلطان عبدالحمید مرحوم آف ٹرکی کا حکم ان اہلیان بلاد کے متعلق ذکر کیا گیا ہے جو کہ پہلے دیار اسلام تھے اور پھر ان کو کفار نے غلبہ کرلیا ہے کہ ان بلاد کے مسلمان جمع ہوکر جمعہ پڑھا کریں۔ انتہیٰ بلفظہٖ۔ اس کے علاوہ حضرت شیخ کے نظریے کو سمجھنے کے لئے مکتوبات جلد دوم ص ۶۹ سے ۸۱ تک بغور پڑھنا چاہیے۔ ص ۷۵ پر حضرت شیخ رقمطراز ہیں: ''ہندوستان دارالحرب ہے اور یہ اس وقت تک دارالحرب باقی رہے گا جب تک اس میں کفر کو غلبہ حاصل رہے گا' دارالحرب کی جس قدر تعریفات کی گئیں ہیں اور جو شرود بیان کی گئی ہیں وہ سب اسی میں موجود ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی' حضرت مولانا فضل حق خیرآبادی' اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب قدس اللہ اسرارھم نے اپنے فتاویٰ میں اس موضوع پر بحثیں فرمائی ہیں۔ ان پر کوئی اضافہ نہیں کیا جاسکتا۔'' (مزید تفصیلات کیلئے جامع الرموز ج ۳' کتاب الجہاد۔ شامی ج ۳' ص ۳۳۵۔ ۳۳۶ اور فتاویٰ عالمگیریہ ج ۲' باب استیلاء الکفار)

شیخ لاہوری سے دورہ تفسیر کے سلسلہ میں قیام لاہور کی کچھ یادداشتیں:

۱۸/اپریل: حضرت مولانا لاہوریؒ نے آغاز درس تفسیر سے قبل حضرت والد ماجد کی صحت کیلئے دعا کروائی۔

۱۹/اپریل: الحمدللہ آج والد صاحب کی صحت وعافیت کی اطلاع مل گئی ہے

☆ مولانا حامد میاں صاحب سے مکتوبات شیخ الاسلامؒ (مدنی) جلد ۳ مطالعہ کے لئے عاریۃً منگوایا رات گئے تک زیادہ تر مطالعہ کیا۔

☆ عصر کے بعد علم تجوید کا ایک معیاری مدرسہ تجوید القرآن جو قاری فضل کریم صاحب کی نگرانی میں چل رہا ہے دیکھنے گیا شام کی نماز واپسی پر جامع مسجد نیلا گنبد میں پڑھی۔

منطق اور قرآن فہمی مولانا شیر علی شاہ سے مباحثہ حضرت لاہوری کا آ کر ہمارے درمیان محاکمہ

۲۰/اپریل: دوپہر کے کھانے پر مولوی شیر علی شاہ سے سے بحث ومباحثہ رہا موضوع سخن منطق تھا برادرم موصوف منطق کو قرآن فہمی کے لیے موقوف الیہ قرار دے رہے تھے جب کہ میرا کہنا تھا کہ یہ بالکل غیر ضروری ہے اس دوران (شوشرابہ سن کر) حضرت مولانا (لاہوری) کمرے میں تشریف لائے ہمارے کھانے وغیرہ کا پوچھا میں نے ان سے محاکمہ کرنے کا کہا جس پر انہوں نے فرمایا۔ ''قرآن فہمی کے لئے فطرت سلیم ہی کافی ہے ہاں مخالفین یا مستشرقین پر منوانے کے لئے یہ علوم کارآمد ہیں۔''

☆ ظہر کے بعد مکتوبات شیخ کا مطالعہ جاری رہا۔

مولانا ہزاروی سے ملاقات:

☆ ۵ بجے دفتر ترجمان اسلام میں مولانا غلام غوث ہزاروی اور ماسٹر تاج الدین انصاری سے ملاقات ہوئی ان کے ساتھ کافی دیر تک مجلس رہی۔ مولانا ہزاروی نے ''مقام رسالت'' کتاب عنایت فرمائی جس میں مولانا امین احسن اصلاحی نے مودودی کا بھانڈا خوب پھوڑا ہے۔ فشهد شاهد من اهلها

مفتی محمد یوسف کی دارالعلوم سے جدائی:

گھر سے خط موصول ہوا جس میں مولانا مفتی محمد یوسف مدظلہ کی دارالعلوم سے سبکدوشی کا علم ہوا۔ ایک مشفق و مخلص استاد ہونے کی حیثیت سے اس خبر سے شدید غم وافسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا سعد الدین کا خط بھی منسلکہ ملا ان کے ساتھ بھی تعلقات اس فیصلہ کی وجہ سے ایک نازک موڑ پر آ گئے ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

مولانا لال حسین اختر کے لیکچر:

۲۱/اپریل: آج سے مولانا لال حسین اختر نے ظہر کے بعد طلباء کو فرق باطلہ کی تردید پر لیکچرز کا سلسلہ شروع کر دیا جو عصر تک جاری رہا۔ آج کے درس میں ختم نبوت کے دلائل اور اس پر مرزائیوں کے اعتراضات اور جوابات زیر بحث آئے یہ سلسلہ دس، بارہ دن انشاء اللہ جاری رہے گا۔

☆ خدام الدین نے افادات شیخ الاسلام کا دوسرا قسط شائع کیا۔

☆ قاری محمد امین صاحب اور برادرم سعید الرحمٰن صاحب کے خطوط موصول ہوئے جس میں مفتی محمد یوسف صاحب کی علیحدگی کا لکھا ہے۔

☆ برادرم شیر علی شاہ کو والد صاحب کے خط کے مطابق حضرت مولانا (لاہوری) نے (شعبان اور رمضان میں پڑھنے کے بعد ان کو دارالعلوم حقانیہ میں واپس اپنی تدریسی فرائض انجام دینے کے لئے بلوایا گیا) جانے کی اجازت دے دی ہے۔ (مولانا اختتام درس ذی الحجہ تک مقیم رہے مولانا شیر علی شاہ شوال میں چلے گئے)

☆ ''مقام رسالت'' میں اصلاحی مضمون بعنوان ''دین میں حکمت عملی'' مطالعہ کیا۔

نعیم صدیقی سے ملاقات:

۲۲ راپریل: جناب نعیم صدیقی (معروف ادیب اور مصنف محسن انسانیت ﷺ) صاحب سے مختصر ملاقات ہوئی۔

صوفی عبدالحمید سواتی وغیرہ کی آمد:

☆ مولوی عبدالعظیم صاحب، مولانا عبدالقیوم، اور صوفی عبدالحمید سواتی صاحب مہتمم مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ تشریف لائے رات کو یہیں قیام رہا عشاء کے بعد ان حضرات کی معیت میں حضرت مولانا (لاہوری) کی صحبت رہی۔ اس مجلس میں مسئلہ ''حیات الانبیاء'' اور راولپنڈی والوں کا مسلک دیر تک زیر بحث رہا۔

برادرم مولانا سعد الدین کا خط بسلسلہ جدائی مفتی صاحب موصول ہوا۔

☆ احقر نے کئی خطوط کے جوابات ارسال کیے۔

۲۳ راپریل: ☆ جناب شوکت علی صاحب مالک یو پی سوڈا واٹر فیکٹری (ونگولا) سے مولوی شیر علی شاہ کے ہمراہ ملاقات کی جنہوں نے بڑی خلوص اور محبت کا اظہار کیا موصوف حضرت قاری محمد طیب صاحب کے ساتھ اکوڑہ خٹک تشریف لائے تھے۔

مولانا شیر علی شاہ کی رخصتی:

☆ برادرم شیر علی شاہ بوجہ فرائضِ تدریس واپس روانہ ہوئے۔ حضرت لاہوری نے بخوشی دعوات کے ساتھ رخصت کیا بندہ و دیگر رفقاء نے رات کو سٹیشن پر الوداع کہی۔

مولانا لاہوری کی مجلس ذکر اور خطاب جمعہ:

☆ حضرت مولانا لاہوری کی مجلس ذکر میں شرکت کی۔ ناظم صاحب (مولانا سلطان محمود) کا خط ملا جس میں انہوں نے اطلاع دی کہ مفتی صاحب کا تقرر جامعہ اسلامیہ میں کیا گیا ہے۔

۲۴ راپریل: طبیعت ناساز رہی۔ مولانا احمد علی صاحب مدظلہٗ نماز جمعہ سے قبل روح پرور خطاب فرمایا۔ نماز ان کی اقتداء میں پڑھی۔

مفتی یوسف کی علیحدگی پر خوشی:

بعد میں ان کے کمرے میں احقر نے جا کر مفتی یوسف صاحب کی دارالعلوم حقانیہ سے علیحدگی کی اطلاع حسب حکم ناظم دارالعلوم (ان کو) دی آپ بڑے مسرور ہوئے اور فرمایا کہ ''میری طرف سے حضرت مولانا (والد صاحب) کو مبارک باد لکھیں اور کہیے کہ آپ نے حضرت مدنی کی روح کو خوش کر دیا۔ میرا اسلام بھی عرض کر دیں۔

☆ ظہر کے بعد بارانِ رحمت کا نزول ہوا جس سے موسم میں خنکی پیدا ہوئی۔

☆ برادرم حبیب اللہ صاحب فاضل حقانیہ آف تنگی (چارسدہ) کی شادی خانہ آبادی کا دعوت نامہ موصول ہوا۔ جو ۲۷ اپریل کو منعقد ہو رہی ہے۔

۲۵ اپریل: طبیعت کل سے ناساز ہونے کی وجہ سے آج مولانا لال حسین اختر کے لیکچر میں شریک نہیں ہو سکا۔

۲۶ اپریل: برادرم شیر علی شاہ کا خط ملا۔ جس سے مندرجہ ذیل معلومات ملیں۔ بدھ کے دن سے دارالعلوم کے اسباق کا افتتاح ہوگا۔ بعض نئے اساتذہ کا تقرر بھی کیا گیا ہے۔

والد ماجد کا سفر ٹنڈو الہ یار:

والد ماجد جمعرات کو خیبر میل سے ٹنڈو الہ یار کی سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے یہاں لاہور سے ساڑھے آٹھ بجے رات کو گزریں گے۔ اس اجتماع کا نظم مولانا احتشام الحق تھانوی نے کیا ہے جس میں صدر ایوب خصوصی طور پر شریک ہوں گے۔

☆ قاری امین صاحب اور برادرم محمود الحق کا خط عثمانیہ ہاسٹل اسلامیہ کالج پشاور سے موصول ہوئے۔

۲۷ اپریل: مولانا غلام غوث ہزاروی سے ملاقات ہوئی مفتی صاحب کی علیحدگی پر گفتگو رہی آپ نے مجھے دوبارہ ملنے کا کہا۔

۲۸ اپریل: ☆ برادرم سید اصغر شاہ باچا اکوڑوی (فرزند حضرت پیر مہربان علی شاہ) کے ہمراہ عصر کے بعد شالامار باغ کی سیر کے لیے جانا ہوا۔

مولانا اسحاق بھٹی کی آمد ملاقات:

☆ مولانا اسحاق مدیر الاعتصام تشریف لائے۔ گھنٹہ بھر تک ان سے گفتگو رہی۔

☆ شام کے بعد حکیم جمال الدین نوشہروی اپنے احباب کے ہمراہ آئے کافی دیر تک رکے رہے۔

☆ الجمعیۃ سے معلوم ہوا کہ صاحبزادہ اسعد مدنی مدظلہ سفر حجاز پر روانہ ہو گئے ہیں۔

☆ دفتر ترجمان اسلام گیا جہاں مولانا ہزاروی نہ مل سکے۔

مولانا لاہوری کا درس ''خیر کثیر'':

۲۹ اپریل: مولانا لاہوری مدظلہ نے آج درس میں حضرت شاہ ولی اللہ کی کتاب ''خیر کثیر'' پر روشنی ڈالی اور حروف تہجی کے بارے میں اس کتاب کا ایک فصل طلبہ کو سنایا۔

لاہور سٹیشن پر حضرت والد ماجد کا استقبال:

۳۰ اپریل: والد ماجد صاحب سے لاہور سٹیشن میں ٹنڈو الہ یار جاتے ہوئے ملاقات ہوئی دارالعلوم کے کئی فضلاء، جیسے عزیز الرحمٰن صاحب وغیرہ اور مولانا اسحاق بھٹی بھی موجود تھے۔ والد کے ہمراہ میں مولانا عبدالعظیم

بھی خدمت کے لئے تھے۔

مولانا ہزاروی کے ساتھ طویل نشست:

☆ عشاء کے بعد رات کو جناب عزیز حیدری صاحب کے ہمراہ مولانا غلام غوث ہزاروی کے ساتھ دفتر ترجمان میں طویل نشست رہی۔ ہزاروی صاحب نے ترجمان کا پرچہ دیا جس میں ''دارالعلوم حقانیہ کی تطہیر'' کے عنوان سے مفتی صاحب کی علیحدگی پر والد ماجد کو مبارکباد دی گئی۔

جامعہ اشرفیہ میں مولانا عبدالرحمٰن اشرفی کی زیارت:

ا رمئی: صبح جامعہ اشرفیہ کی نوتعمیر عمارت واقع فیروز پور روڈ جانا ہوا برادرم عبدالرحمٰن اشرفی بڑے پرتپاک سے ملے ان کے دولت خانے میں دیر تک بیٹھے رہے۔ پھر انہوں نے جامعہ کے جدید تعمیرات کا معائنہ کروایا۔

☆ نماز جمعہ سے قبل عزیز کے ساتھ اچھرہ میں قیام رہا نماز جمعہ نیلا گنبد میں پڑھی پھر انارکلی کے مجسٹک ہوٹل میں برادرم شیر علی شاہ اور انوار الحق کے خطوط کے جوابات لکھے عصر کے بعد مولانا نورالحق دامانی کی معیت میں لارنس گارڈن (باغ جناح) کی سیر کی۔

۲رمئی: رات گئے تک ڈاکٹر اسماعیل اور حسین ابراہیم کی رفاقت میں رہا۔

۳رمئی: آج مولانا لاہوری کے درس کا بوجہ شرکت اجلاس قاسم العلوم ملتان ناغہ رہا۔

☆ خان محمد اسلم خان ڈائریکٹر انویسٹ منٹ ۱۴۶ اسمبلی ہال سے دارالعلوم حقانیہ کے رجسٹریشن کاغذات کے بارے میں ملنے کیلئے اسمبلی ہال جانا ہوا۔ اتوار کی وجہ سے ملاقات نہ ہو سکی۔

مولانا لال حسین اختر کو حقانیہ میں لیکچر دینے کی دعوت:

۴رمئی: مولانا لال حسین اختر کو دارالعلوم حقانیہ تشریف آوری کی دعوت دی۔ تاکہ وہاں کے طلباء کو بھی فیضیاب کیا جاسکے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ انشاء اللہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ نکالنے کی کوشش کروں گا۔

☆ برادرم مولانا سعد الدین، مولوی محمد صدیق پشاوری یونیورسٹی بک ایجنسی کو خطوط لکھے۔

☆ اتوار کے ناغے کی وجہ سے مولانا نے بعد از مغرب بھی درس دیا۔

۵رمئی: مدیر ماہنامہ پیام مشرق لاہور سے ان کے دفتر میں ملاقات ہوئی۔ جنہوں نے ''انسانی فضیلت کا راز'' کتاب کا اشتہار اپنے رسالے میں دینے کا وعدہ کیا۔

☆ ''پاکستان'' لائل پور نے انسانی فضیلت کا راز پہلا قسط شائع کیا۔

☆ الفرقان کا نیا پرچہ مولانا لاہوری سے لیا۔

باچا صاحب اضاخیل کی آمد اور مولانا حنیف ندوی کی رفاقت:

۷رمئی: اضاخیل باچا صاحب مولانا رحیم اللہ تشریف لائے۔

☆ شام کے بعد انارکلی میں اٹیچی کیس اور چپل خریدے جناب مولانا حنیف ندوی کی رفاقت بھی رہی۔

۸رمئی: عزیز صاحب کی رفاقت میں واہگہ بارڈر گئے تین گھنٹے تک وہاں رہنے کے بعد ۳ بجے واپسی ہوئی نماز اسٹریلین بلڈنگ میں پڑھی۔

عجائب خانہ کی سیر۔داتا گنج بخش کے لئے فاتحہ خوانی:

۹رمئی: جناب اضاخیل باچا صاحب کے ہمراہ لاہور کا عجائب خانہ دیکھنے گیا راستے میں داتا گنج بخش کے مزار پر فاتحہ بھی پڑھی۔عجائبات،قبوں اور آثار قدیمہ کا معائنہ عجائب گھر میں ہوا۔

☆ مولانا لال حسین احمد کے لیکچر میں آج ردمودودیت زیر بحث رہی۔

☆ افکار ادب اسلامی مسلم مسجد کو آٹھ عدد ''انسانی فضیلت کا راز'' کی کتابیں دیں۔

۱۰رمئی: اضاخیل باچا صاحب کے ساتھ ایک دعوت چائے میں شرکت کی۔بعد از عصر مولانا غلام غوث ہزاروی سے ملاقات ہوئی مغرب کے بعد باچا صاحب رخصت ہوئے۔

۱۱رمئی: آج درس میں مکمل سورۃ یوسف پڑھا گیا۔

☆ انسانی فضیلت چار عدد کتابیں دفتر خدام الدین کو دیں۔

مولانا عبدالستار نیازی کی تقریر،شورش کشمیری سے ملاقات:

☆ رات کو ایک جلسہ میں مولانا عبدالستار خان نیازی کی تقریر سنی قاری عبدالرحمٰن ریڈیو آزاد کشمیر و دیگر قراء نے قرآن خوانی کی۔رات کا قیام مغل پورہ میں رہا۔

۱۳رمئی: جناب شورش کشمیری سے بھاٹی گیٹ میں ملاقات کی،وہاں بازار میں علامہ شبلی کا مجموعہ نظم (اردو) خریدا

☆ برادرم اسحاق اور مولانا رحیم اللہ باچا کے خطوط موصول ہوئے۔

ترجمہ شیخ الہند میں مقدمہ از قاری طیب:

قرآن مجید مترجم شیخ الہند و شاہ عبدالقادر مطبوعہ ادارہ علوم شرعیہ میں مقدمہ بعنوان قرآن وحدیث مرتبہ مولانا قاری محمد طیب صاحب مطالعہ کیا۔

سفر گوجرانوالہ:

۱۴رمئی: عشاء کے بعد مجلس ذکر میں شرکت کر کے گجرانوالہ بذریعہ پسنجر ٹرین روانگی ہوئی رات بارہ بجے گوجرانوالہ پہنچے بارش ہورہی تھی۔یہاں قیام عزیز صاحب کے ماموں مولانا موسیٰ خان اور انکے بھائیو کے ہاں رہا

مدارس کا دورہ علماء کی زیارت:

۱۵رمئی: گوجرانوالہ قیام کے دوران مدرسہ نصرت العلوم،اشرف المدارس،انوار العلوم اور دیگر مدارس کا اجمالی معائنہ کیا مدرسہ نصرت العلوم میں صوفی عبدالحمید سواتی اور مولانا عبدالقیوم صاحب کے ہاں ڈیڑھ گھنٹے تک قیام رہا انہوں نے شدید اصرار پر لاہور سے واپسی میں گوجرانوالہ آنے کا وعدہ لیا۔ پھر عزیز صاحب اور میں ان کے گوجرانوالہ کے رفقاء منیر صاحب وغیرہ کے ساتھ گوجرانوالہ کی سیر کی یہاں نئی آبادی بہت پسند آئی نماز جمعہ مولانا عبدالواحد صاحب کے پیچھے پڑھی۔ظہر کے بعد مولانا عبدالواحد صاحب کے ساتھ ڈیڑھ گھنٹہ تک مجلس رہی اس کے بعد مولانا اسماعیل صاحب ناظم اہل حدیث مغربی پاکستان اور قاضی شمس الدین آزاد سوپ فیکٹری سے بھی ملاقات ہوئی۔

۱۶رمئی: جناب محبوب الٰہی صاحب شام کے بعد آئے صبح میں نے انہیں چائے پر مدعو کیا ہے۔

۱۷رمئی: بعض احباب کے اصرار پر وائی ایم سی ہال مال روڈ پر مولانا مودودی کے درس قرآن و حدیث میں شرکت کی۔آج موسم کافی خوشگوار رہا بارش مسلسل ہوتی رہی۔

۱۹رمئی: نماز حضرت مولانا کی اقتداء میں پڑھی جس کے بعد حکیم جمال الدین اور برادرم عبدالرحمٰن نوشہروی وغیرہ سے ملاقات رہی۔

مفتی محمود کی آمد' مولانا لاہوری کے ساتھ نشست:

۲۰رمئی: جناب مفتی محمود صاحب اور مولانا خدابخش صاحب کی آج ملتان سے آمد ہوئی۔ پورا دن اُن کی خاطر مدارت میں صَرف ہوا۔عصر کے بعد ان کے ساتھ اور حضرت مولانا کے ساتھ نشست ہوئی۔مغرب کے بعد اُن کی واپسی ہوئی۔

☆ عزیز الرحمٰن کے ساتھ راحت ہوٹل لاہور میں ملاقات کی۔ جناب نور حبیب اور عبداللطیف صاحب کراچی سے آئے تھے' وہ دونوں دوپہر تک یہاں رہے اور پھر رات منصورہ میں قیام رہا۔

۲۱رمئی: علامہ مشرقی کی کوٹھی پر بغرض ملاقات گیا لیکن افسوس کہ بوجہ علالت ملاقات نہ ہو سکی۔اُن کے بڑے لڑکے ارشد کے واسطے سے بات چیت ہوئی۔ ہمارے عزیز حیدری صاحب کا یہاں اچھرہ میں علامہ کے پڑوس میں قیام رہتا ہے اس مناسبت سے علامہ مشرقی سے ملنے گئے تھے۔

حضرت لاہوری کے حکم پر اس کے خطبات جمعہ کی تیاری میں شرکت کی سعادت:

۲۲رمئی: صبح آٹھ بجے حضرت شیخ (لاہوری مدظلہ) نے کتب خانہ قاسم العلوم میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا۔ حاضر ہوا تو حضرت کرسی پر تشریف فرما تھے۔حضرت کتب خانہ کے منشی سے کتابیں نکلواتے اور مجھے بعض مقامات کی

نشاندہی کر کے تحریر کرنے کا حکم دیتے۔آپ مسئلہ قربانی پر ایک مضمون مرتب کر رہے تھے۔ مجھ سے جن کتابوں کی مراجعت کروائی ان میں صحیح البخاری اور تفسیر بحرالمحیط لابی حیان شامل ہے۔تقریباً ایک گھنٹے تک حضرت کے خصوصی توجہ ومحبت اور فیض سے سرشار ہوتا رہا۔والحمدللہ علی ذالک

اس طرح ایک نسبت سے مجھے بھی حضرت کے خطبات میں تھوڑا بہت ہی سہی لیکن شریک ترتیب تو ہو گیا۔

☆ مغرب کے بعد سیر کیلئے اسٹیشن جانا ہوا۔مولانا نذیر اللہ صاحب گلگتی فاضل حقانیہ سے پانچ سال کے طویل وقفے کے بعد ملاقات ہوئی۔

مولانا لاہوری سے حیات وممات کے مسئلہ پر گفتگو' مسلک ممات والوں سے بیزاری:

☆ اونچی مسجد متصل بمسجد پٹولیاں چوک لوہاری منڈی کے کچھ احباب مولانا مدظلہ کے ساتھ ملاقات کے لئے آئے' جنہوں نے درس قرآن میں زیرعنوان آیت انك ميت وانهم ميتون پر گفتگو کی۔مولانا کی طبیعت پر ناگواری کے آثار نمایاں تھے۔بلآخر مولانا نے پنڈی کے مولانا غلام اللہ خان کے مسلک سے بیزاری ولاتعلقی اور اظہار نفرت فرمایا۔

حضرت لاہوری سے یکسوئی تنہائی میں بیعت اور اسباق کی تلقین:

۲۷رمئی: نماز عشاء سے قبل حضرت مدظلہ سے احقر نے بیعت کی درخواست کی جس پر آپ نے والد ماجد کی اجازت اور مرضی کی تحقیق کرنے کے بعد پذیرائی بخشی اور نماز عشاء کے بعد حضرت مولانا مدظلہ نے اپنے خصوصی کمرے میں یکسوئی اور تنہائی میں مجھے بیعت کروایا۔لطیفہ قلبی کی تعلیم وتلقین کی اور پھر خلوص شفقت سے لبریز جامع دعا فرمائی۔ مجھے کم از کم ایک ہزار مرتبہ اللہ ہو کہنے کا حکم فرمایا۔اشیائے خوردنی میں شدید احتیاط برتنے پر زور دیا۔

اللهم وفقنالما تحب وترضىٰ۔ اللهم انا نسئلك حبك والاستقامة على الدين۔

مقبرہ جہانگیر کی سیر:

۲۹رمئی: عزیز صاحب کے ساتھ دفتر منہاج گیا' جہاں بعض رسائل البعث الاسلامی' الحرم' ترجمان القرآن' فتح بریلی مطالعے کے لئے لیں۔پھر مولانا اسحاق بھٹی اور دیگر علماء کے ساتھ گیارہ بجے تک راحت افشاں ہوٹل میں نشست رہی۔ پھر شاہدرہ مقبرہ جہانگیر گیا۔اس اولوالعزم بادشاہ کے مزار پر فاتحہ پڑھی اور وہاں کے مناظر اور حسرت افروز تاریخی امارت کی سیر کی۔ یہ مقبرہ سلاطین ہند کا ایک عبرت انگیز اور آخری نشان ہے۔دو بجے واپسی ہوئی۔مسجد نور بھائی میں جمعہ پڑھی۔

مولانا ادریس کاندھلوی اور مولانا رسول خان کے درس میں شرکت کی سعادت:

۳۰رمئی: صبح ۸ بجے جامعہ اشرفیہ میں مولانا محمد ادریس کاندھلوی کے درس حدیث میں شرکت کی۔جس میں مسئلہ

ایمان وکفر، تکفیر اہل قبلہ وغیرہ بخاری شریف میں زیر بحث تھے۔ اختتام درس کے بعد مولانا کاندھلوی سے ملاقات بھی کی۔ نیز مولانا رسول خان ہزاروی سے بھی مختصر ملاقات رہی۔ پھران کے درس میں بھی کچھ دیر کے لئے شرکت ہوئی۔ نیلا گنبد مسجد میں مولانا خیراللہ صاحب، صدر مدرس مدرسہ رحیمیہ سے ان کی خواہش پر ملاقات بھی کی۔ نو بجے درس تفسیر میں شرکت کے لئے واپس ہوا۔ آج ظہر کے بعد بھی درسِ تفسیر ہوا۔ امتحانات کے لئے حضرت لاہوری نے جمعرات کا دن مقرر کیا۔

امتحان کی تیاری خطیب شاہی مسجد۔ مفتی عزیز الحق سے ملاقات:

۳۱ رمئی: آج بھی ظہر کے بعد درس ہوا، درس کے بعد خلاصہ جات اور ماخذ کی یاداشت کے سلسلے میں شام تک منٹو پارک کے ایک گوشے میں نشست رہی۔ شام کی نماز شاہی مسجد میں پڑھی۔ اور وہاں ڈیڑھ گھنٹے تک مفتی عزیز الحق امام شاہی مسجد کیساتھ انکے گھر میں ٹھہرا۔ مولانا کا تعلق ہمارے گاؤں اکوڑہ خٹک مصری بانڈہ سے ہے۔

☆ مولانا شیر علی شاہ کا خط موصول ہوا۔ جس میں انہوں نے منگل کو امتحانات میں شرکت کے لئے پہنچنے کا لکھا ہے۔ میں نے بھی آج ان کو بذریعہ خط اطلاع بھیجی تھی۔

درس تفسیر اختتام پذیر:

یکم جون: درس کلام مجید بخیر و عافیت بفضل ایزدتعالیٰ اختتام پذیر ہوا۔ مولانا نے دعائیہ کلمات کیساتھ طلبا کو ہدایات دیں۔ والحمدللہ تعالیٰ اولاً وآخراً۔

☆ عصر کے بعد رحمان پورہ اچھرہ میں مولانا امین احسن اصلاحی سے ان کے مکان میں ملا۔ وہ بڑے تپاک سے پیش آئے۔ دارالعلوم کے متعلق انہوں نے کہا کہ مجھے کافی عرصے سے دیکھنے کا شوق ہے کیونکہ یہ دیوبند کا پاکستان میں قائم مقام ہے۔ شام تک ڈیڑھ گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی۔ موضوع بحث مطالعہ قرآن اور اس کے لئے تفاسیر، مولانا فراہی، مدارس دینیہ کے نظام ونصاب رہے۔ اس دوران چائے سے قدر افزائی فرمائی۔

مولانا اصلاحی کی حضرت مدنی کو خراج عقیدت:

حضرت مدنی کے کیریکٹر پر انہوں نے دیر تک روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ میں اختلاف رائے کے باوجود حضرت مدنی سے عقیدت رکھتا ہوں۔ حضرت مدنی کی نظیر، بلند اعمال واخلاق اور اخلاص کے اعتبار سے میں نے کہیں نہیں دیکھی۔ پھر اُن کے ساتھ سفر وحضر کے رفاقت کے بعض واقعات سنائے۔ انہوں نے اپنے پرچے ''میثاق'' کی ۷۔۸ کا پیاں بھی عنایت فرمائیں۔ اور اخلاص ومحبت کے ماحول میں یہ گفتگو بہت پرلطف رہی۔

مولانا شیر علی شاہ کی امتحانات میں شرکت کیلئے آمد:

۲رجون: آج مولانا شیر علی شاہ کو اسٹیشن لینے گیا جوکہ امتحانات میں شرکت کے لئے لاہور آئے۔ اسٹیشن پر بوگیوں میں وہ نہ مل سکے۔ مگر اسٹیشن سے باہر آنے پر وہ مل گئے۔ پھر ہم نے کچھ استراحت کی۔ ازاں بعد لارنس گارڈن امتحان کی تیاری کے لئے گئے۔ زکام اور تھکن کی وجہ سے آج کا دن سخت تکلیف میں گذرا۔ عصر کی نماز کے بعد واپسی ہوئی۔ راستے میں سخت گرد و غبار کے طوفان سے واسطہ پڑ گیا۔ جس کی وجہ سے سارا جسم اور بال وغیرہ گرد آلود ہو گئے۔

۳رجون: برادرم شیر علی شاہ امتحانی تیاری اور مطالعہ کے لئے شاہدرہ گئے۔ میں علالت کی وجہ سے نہ جاسکا۔ یہیں پر لیٹ کر مطالعہ اور تیاری کی۔ اللہ تعالیٰ امتحان میں کامیابی سے نوازے۔ امین۔

مولانا خیر اللہ نیلا گنبد کی آمد:

☆ مولانا خیر اللہ صدر مدرس' مدرسہ رحیمیہ نیلا گنبد یہاں آئے اور مختلف امور پر گفتگو کی۔ وہ حقانیہ میں تدریس کے خواہش مند بھی ہیں۔

مولانا لاہوری کی میری تحریر کردہ آمالی درس پر اظہار مسرت اور کلمات شفقت سے حوصلہ افزائی:

☆ آج عشاء کے بعد حضرت مولانا (لاہوری) کو اُن کے تفسیری نکات اور تقریر جو احقر نے دوران درس قلمبند کی ہے وہ دکھائی۔ دیکھ کر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔ چہرہ پر بھی سرور کے آثار نمایاں تھے۔ اور فرمایا کہ تم سے قبل اس اہم کام کی طرف اتنی توجہ نہیں دی گئی تھی جس طرح آپ نے دی۔ آپ کے والد مولانا (عبدالحق) صاحب نے اپنی ضروریات سے فارغ کر کے تمہیں یہاں بھیج کر مجھ پر اور تم پر (یعنی دونوں پر) احسان فرمایا۔ پھر دنیا و آخرت کی کامیابیوں اور خصوصاً علمی ترقی کے لئے دعائیں دیں۔

امتحانات سے فراغت:

۴رجون: صبح دس بجے امتحان سے فارغ ہوئے۔ الحمدللہ انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ایک علمی کام تکمیل پذیر ہو گیا۔ امتحانات میں کامیابی کی امید کیساتھ رب ذوالجلال کے بہت زیادہ شکر گزار ہیں۔ رات کو مغلپورہ جانا ہوا۔

۵رجون: گھڑی اور دیگر اشیاء کی خریداری کے لئے انارکلی جانا ہوا۔

سفر لاہور میں مولانا لاہوری کا آخری خطبہ جمعہ' جدائی کا بے پناہ غم:

☆ آج ہم نے اپنے اس سفر لاہور کے دوران آخری خطبہ جمعہ حضرت مولانا سے سنا۔ انتہائی غم و افسوس کے جذبات کے ساتھ بدن پر کپکپی اور رونگٹے کھڑے ہونے کی کیفیت رہی۔

۶ ر جون: برادرم شیر علی شاہ صاحب کو واپس اکوڑہ خٹک جانے کے لئے رخصت کر دیا۔ اور پھر اچھرہ جانا ہوا۔

جلسہ تقسیم اسناد احقر کا خصوصی تعارف اور کامیابی پر مبارکباد:

☆ عصر کے بعد مجلس تقسیم اسناد منعقد ہوئی۔ احقر کو سند دیتے وقت مولانا نے خصوصی تعارف فرمایا۔ اور حاصل کردہ نمبرات ۱۰۰ پر مبارکباد دی۔ آج کی رات حضرت مولانا کے جوار میں آخری ہے۔ کل واپسی کا ارادہ ہے۔ ہجر اور فراق کا تصور کر کے انتہائی دکھ ہو رہا ہے۔

عروس البلاد کی جدائی:

۷ ر جون: عروس البلاد لاہور سے آج واپسی ہو رہی ہے۔ ۹ بجے اسٹیشن پر سندھ ایکسپریس کے ذریعے رفقاء و احباب (عزیز حیدری و برادرم محمد شریف وغیرہ) نے انتہائی غم کے جذبات میں اکوڑہ کے لئے رخصت کیا۔

پیر مانکی شریف کی ملاقات' اکوڑہ خٹک کی واپسی:

رخصتی سے قبل اسٹیشن پر شیخ امین الحسنات (پیر مانکی شریف) سے گھنٹہ بھر تک ملاقات رہی۔ اپنے عزیز گاؤں اکوڑہ خٹک کو مغرب کی نماز سے پہلے پہنچا۔ جہانگیرہ میں برادرم اظہار الحق' برادرم مولانا شیر علی شاہ اور عابد شاہ وغیرہ نے استقبال کیا۔ اکوڑہ خٹک کے سٹیشن پر تو احباب اور اعزہ و اقارب کی بہت زیادہ بھیڑ رہی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ گھر کو بخیر و عافیت پہنچا' والدین اور تمام گھر والوں اور جدہ محترمہ کے زیارات سے محظوظ ہوا۔ والحمدللہ حمداً کثیراً مبارکا۔

۱۲ ر جون: مولانا سعد الدین کے ہمراہ ان کی زرعی زمینوں کی سیر کرنے گئے۔ نماز جمعہ موضع مانیری صوابی میں حافظ عبیداللہ صاحب کی دعوت پر پڑھائی۔ پھر رات کو چار باغ کے مضافاتی گاؤں میانگانوں (کلے) جانا ہوا۔ حکیم عبدالرحیم' حافظ ثناء اللہ اور حاجی صاحب کے ساتھ رات وہیں گزاری۔

۱۷ ر جون: آج عیدالاضحیٰ کا دن تھا۔ احباء اور اقارب کے ساتھ ملاقاتیں خوب رہیں۔

سفر زیارت کا کا صاحب' مولانا بنوری کی صحبت' قرآن فہمی اور عربی مطالعہ کیلئے نصائح:

۱۸ ر جون: برادرم سید عبداللہ کاکاخیل کی دعوت پر زیارت کا کا صاحب جانا ہوا۔ جہاں حضرت شیخ مولانا یوسف بنوری کی صحبت اور زیارت کی۔ ان کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ عربیت پر عبور کیسے حاصل ہو؟ نئے فارغ التحصیل طلباء کا مشغلہ کیا ہو؟ مولانا بنوری نے مجھے عربی مطالعہ کی خصوصی نصیحت فرمائی اور اس کے لئے مندرجہ ذیل کتابیں پڑھنے کو کہا (۱) ادب الکاتب لابن قتیبہ (۲) بیان التبیین للجاحظ۔ (۳) نہایت الادب (٤) صبح الاغشی حقیقت اور فہم قرآن کے لئے فرمایا کہ تفسیر کشاف' تفسیر ابی سعود' تفسیر مدارک (بقیہ صفحہ ۵۱ پر)